

## ماہ رمضان کی شان و شوکت

<"xml encoding="UTF-8?>

ماہ رمضان المبارک کی عظیم الشان میہمانی کے روح پرور لمحات ایک بار پھر آپنچے اور دنیا کے گوشہ ہ کنار میں جہاں بھی مسلمان موجود ہیں چاہے وہ کسی بھی قوم و ملت اور مذہب و مسلک سے تعلق رکھتے ہوں ہر جگہ اور ہر طرف سعادت و برکت کے دسترخوان بچھ گئے ہیں روزوں کے ساتھ قیام و قعود ، رکوع و سجود ، دعا ہ مناجات اور تلاوت قرآن کے دسترخوان ، یہ ایام روزمرہ کی زندگی کے شوروغل سے نکل کر سرور و شادمانی سے معمور دلنشیں و دلنواز حسین حقیقتوں سے متصل ہو جانے کی دعوت دے رہے ہیں۔ ماہ مبارک کی آمد کا یہی وہ مبارک و مسعود دن تھا جب تقریباً " چودہ سو سال قبل مسجد النبی (ص) کے بلند و بالا منبر سے مرسل اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خوش خبری سنائی تھی

" لوگو ! خدا کا مہینہ برکت و رحمت اور مغفرت کے ساتھ تمہاری طرف آ رہا ہے وہ مہینہ جو خدا کے نزدیک بہترین مہینہ ہے جس کے ایام بہترین ایام جس کی شبیں بہترین شبیں اور جس کی گھریاں بہترین گھریاں ہیں ، (اس مہینہ میں ) تمہاری سانسیں ذکر خدا میں پڑھی جانے والی بسیج کا ثواب رکھتی ہیں تمہاری نیندیں عبادت ، اعمال مقبول اور دعائیں مستجاب ہیں اپنے پورودگار کے سامنے سچی نیتوں اور پاکیزہ دلوں کے ساتھ روزہ رکھنے اور قرآن حکیم کی تلاوت کرنے کی توفیق کی دعا کرنی چاہئے وہ شخص بڑا بدقسمت ہے جو اس عظیم مہینے میں خداوند کریم کی عطا ہ بخشش سے بھرہ مند نہ ہو سکے ۔

اس مہینے کی بھوک اور پیاس کے ذریعے روز قیامت کی بھوک اور پیاس کو باد کرو ، غریبوں اور بے سہاروں کی مدد اور تائید و تصدیق کرو بڑے بوڑھوں کا احترام کرو اور چھوٹوں کے ساتھ مہر و محبت سے پیش آؤ ، عزیز و اقارب کے بیان آؤ جاؤ ، زبان نامناسب باتیں کرنے ، کان ناروا آوازیں سننے اور نگاہ ناجائز چیزوں دیکھنے سے محفوظ رکھو ، یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تا کہ تمہارے یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے ، گناہوں سے توبہ ہ استغفار کرو کیونکہ سب کو خدا کے پاس پلٹ کر واپس جانا ہے ۔

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے : " سب سے پہلا وہ شخص جس نے روزہ رکھا ہے حضرت آدم علیہ السلام ہیں "

### آیات و روایات کی روشنی میں

محققین کا خیال ہے کہ " روزہ " تمام انبیاء ہ مرسلین اور ان کے ماننے والوں کے درمیان ہمیشہ سے رائق رہا ہے حضرت علی علیہ السلام کی حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ روزہ ایک قدیم ترین عبادت ہے اور خدا نے کسی بھی امت کو اس دلنواز عبادت سے محروم نہیں رکھا ہے ۔

موجودہ تورات اور انجیل میں بھی اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان کم از کم تین مہینوں کے روزہ رکھئے جاتے تھے حتی وہ ادیان و مذاہب کہ جن کا آسمانی مذہب ہونا ثابت نہیں ہے اور توحیدی مکاتب میں شمار نہیں کئے جاتے ان میں بھی روزہ سے ملتی جلتی رسمیں " برت " کی شکل میں

اب بھی مرسوم ہیں اور جیسا کہ آیۃ اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی نے تفسیر نمونہ کی جلد اول میں اشارہ کیا ہے ، زیادہ تر قومیں کسی غم و اندوہ میں مبتلا ہوجانے کی صورت میں بلا ڈ مصیبہ برطرف کرنے کے لئے روزہ سے مدد حاصل کرتی تھیں ۔

ایک روایت کے مطابق جس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو کشتی میں سوار کیا اور کشتی دریا میں روان دوان پوئی جناب نوح (ع) نے سب سے روزہ رکھنے کی تاکید کی ، رجب کا مہینہ تھا نماز و دعا کا بھی حکم دے سکتے تھے کہ سب کے ساتھ دعا ڈ مناجات کریں لیکن ایسے سخت حالات میں دعا ڈ مناجات کی فرمائش کے بجائے روزہ رکھنے کی تاکید روزہ کی اہمیت اور مشکلات کو برطرف کرنے میں روزہ کی تاثیر کو نمایاں کرتی ہے ۔

ایک شخص نے خدا کے برگزیدہ بندوں کے درمیان روزہ کی تاریخ کے بارے میں مشہور مفسر ابن عباس سے سوال کیا تو انہیوں نے جواب دیا : پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے " اعلیٰ ترین روزہ ، میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے جو پورے سال ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرا دن افطار کرتے تھے ، حضرت سلیمان علیہ السلام ہر مہینہ تین دن شروع میں تین دن وسط میں اور تین دن آخرماہ میں روزہ رکھتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ روزہ سے ریتے تھے ، حضرت مریم (ع) دو دن روزہ رکھتی تھیں اور دو دن افطار کرتی تھیں ۔ " اسلامی روایات کی روشنی میں خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینہ کی پہلی ، درمیانی اور آخری تاریخوں میں روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے " یہ روزہ ہمیشہ رکھنا چاہئے "

حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے اپنی مناجات کے دوران بارگاہ احادیث میں سوال کیا : خدا یا ! تیری نگاہ میں کیا کوئی اور میری طرح محترم و مکرم ہے ؟ جواب ملا : ( خاتمیت کے ) آخری زمانوں میں میرے کچھ بندے ہوں گے جنہیں میں ماہ رمضان کے روزوں کی وجہ سے یہ احترام عطا کروں گا ۔ اسی طرح ، حضرت موسیٰ (ع) نے امت محمدیہ کی دوسری تمام قوموں پر برتری کا راز جانتا چاہا تو آواز آئی : امت محمدیہ کو میں نے دس خصوصیات منجملہ ان کے ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی وجہ سے دوسری امتوں پر عظمت و برتری دی ہے ۔

روزہ ، اللہ تعالیٰ کی انعام کردہ نعمتوں کا شکرada کرنے کا وسیلہ ہے ۔

روزہ کھانا پینا ترک کرنے کا نام ہے اور کھانا پینا ایک بہت بڑی نعمت ہے ۔

لہذا اس سے کچھ دیر کے لیے رک جانا کھانے پینے کی قدر و قیمت معلوم کراتا ہے ۔

کیونکہ مجرول نعمتیں جب گم ہوں تو وہ معلوم ہوجاتی ہیں ۔

یہ سب کچھ اس کے شکر کرنے پر ابھارتا ہے ۔

روزہ ، حرام کردہ اشیاء کو ترک کرنے کا وسیلہ ہے ۔

کیونکہ جب نفس اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوا کسی حلال چیز سے رکنے پر تیار ہوجاتا ہے تو وہ حرام کردہ اشیاء کو ترک کرنے پر بالاولی تیار ہوگا ۔

لہذا اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں میں روزہ بچاؤ کا سبب بنتا ہے ۔

روزہ ، مساکین پر رحمت ، مہربانی اور نرمی کرنے کا باعث ہے ۔

اس لیے کہ جب روزہ دار کچھ وقت کے لیے بھوکا رہتا ہے تو پھر اسے اُس شخص کی حالت یاد آتی ہے جسے ہر وقت ہی کھانا نصیب نہیں ہوتا ، تو وہ اس پر مہربانی اور رحم اور احسان کرنے پر ابھارتا ہے ۔

لہذا روزہ مساکین پر مہربانی کا باعث ہے ۔

روزے میں شیطان کے لیے غم و غصہ اور قہر اور اس کی کمزوری ہے ، اور اس کے وسوسے بھی کمزور ہو جاتے ہیں جس کی بنا پر انسان معاصی اور جرائم بھی کم کرنے لگتا ہے ، اس کا سبب یہ ہے کہ جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے کہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے ، تو روزے کی بنا پر اس کی یہ گردش والی جگہیں تنگ پڑ جاتی ہیں جس سے وہ کمزور ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں شیطان کا نفوذ بھی کمزور پڑ جاتا ہے